AL-ILM Journal

Volume 6, Issue 1

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title موضوع روایات سے متعلق تحریر کردہ اردو کتب ؛ مطالعہ و جائزہ

Author (s): Imran Saleem
Dr Yasir Arfat

Received on: 20 May, 2022
Accepted on: 05 June, 2022

Published on: 25June, 2022
Citation: English Names of Authors, "Moazo Rawayaat Say Mutaliq Tahreer Karda Urdu Kutab: Mutalya wa Jaiza", AL-ILM 6 no 1(2022):95-107

Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

موضوع روایات سے متعلق تحریر کردہ اردو کتب؛ مطالعہ وجائزہ

عمران سلیم*

ڈاکٹر یاسر عرفات**

Abstract

Hadith is the major source of Islam and Islamic Shariah. Muslim Scholarship did a great effort to compile, preserve and transfer this Science. Hadith has been affected by forgery. Determination of the beginning of fabrication of Ahadith is very difficult. Muslim Scholars of Hadith consider that forgery of hadith initially took place in the first century of hijrah. Experts of Hadith were very much concerned about fabricated Riway*ā*t so they strictly scrutinized the hadith literature to distinct the fabricated Riway*ā*t. Like the scholars of the other regions of the Muslim world, Scholars of the Sub-Continent (of Indo-Pak) also contributed to the literature written about the fabricated ahadith. Allama S*āghān*ī,*Ṯāhir* Paṭnī, *Abdul Hai Lakhnavi*, *Abdul Aziz Parharvi* Anwarullah Farooqī and *Zafaruddin Bihari* are well-known Scholars for their contributions regarding fabricated riway*ā*t. Hadith Experts of the Sub-Continent (Indo-Pak) have also produced literature regarding the fabricated riway*ā*t in Urdu. In this article Urdu books (written or translated) regarding fabricated riway*ā*t are being discussed and assessed.

Key words: Riway*ā*t, *Fabricated*, Hadith, Urdu, books

تعارف

برّصغیر کی علمی تاریخ بہت تابناک رہی ہے۔ یہاں کے اہلِ علم نے مختلف میادین میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس خطہ کے مسلمان اہل علم نے جہاں اسلام کے مختلف علوم وفنون کے حوالے سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ وہیں انہوں نے فن حدیث کی جو خدمت کی ہے وہ بھی بے مثال ہے۔ حدیث کے دیگر علوم کے ساتھ ساتھ موضوع روایات کے بارے میں برصغیر کے علماء کی علمی و تحقیقی مساعی کو پورے عالم اسلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ علامہ صاغانی، علامہ محمد طاہر پٹنی، مولانا عبدالحیٔ لکھنوی، علامہ عبدالعزیز پڑہاروی، انواراللہ فاروقی اور مولانا ظفرالدین بہاری جیسی علمی شخصیات نے موضوع روایات کے بارے میں اپنی تحریروں کے ذریعے شہرت پائی۔ ان جیسے اہل علم کی کاوشیں اور تالیفات اہلِ عرب کے لیے بھی مصدر کی حیثیت اختیار کر گئیں، یہاں کے متاخرین اہلِ علم نے اپنے اسلاف کی روایت کو برقرار رکھا ہے۔ اور اسلامی علوم وفنون پر وسیع ذخیرہ

*پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

کتب کو وجود بخشا ہے۔ عربی زبان کے ساتھ ساتھ انہوں نے علاقائی زبانوں میں کتب تحریر اور مرتب کی ہیں۔ اردو وہ زبان ہے کہ جس میں عربی کے بعد سب سے زیادہ اسلام اور متعلقات اسلام پر لکھا گیا۔ موضوع روایات پر اردو زبان میں مستقل کتب لکھنے اور عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ مقالہ ہذا میں موضوع روایات سے متعلق تحریر کردہ اردو کتب کا مطالعہ و جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

رسول عظیم اور روایات سقیم

ملک غلام مصطفیٰ (ایم اے) کی تحریر کردہ یہ کتاب انیس سو پچاسی (1985) میں ملک سنز فیصل آباد نے شائع کی۔ یہ کتاب اس جذبہ کے تحت لکھی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے متعلق جو روایات کسی بھی صورت میں لوگوں تک پہنچائی جائیں وہ مقبول ہوں، مردود یا موضوع نہ ہوں۔ مصنف نے مفسرین، محدّثین اور دیگر اہلِ قلم جن کے قلم سے سیرتِ طیبہ کے متعلق لاشعوری طور پر یادانستہ خطاء سرزد ہوگئی، کو تنقید کا نشانہ بنایا اسی طرح مصنف نے کتاب کے شروع میں ہی یہ نصیحت کی ہے کہ یہ مت دیکھا جائے کہ کس درجہ کے بلند پایہ مفسر پر تنقید ہورہی ہے بلکہ یہ دیکھا جائے کہ مفسر سے کس درجہ اونچی شان والے پیغمبرِ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے احتیاطی ہوئی ہے، آپ لکھتے ہیں:

"استدعا صرف یہ ہے کہ مطالعہ کے دوران آپ زیر بحث مسئلہ کی اہمیت پر توجّہ فرمائیں اور یہ خیال نہ کریں کہ ان بزرگان کی تفسیر اور ترجمہ پر تنقید کی جارہی ہے جو ہماری تاریخ کی بجا طور پر برگزیدہ شخصیتیں ہیں۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ بحث کا تعلق ان بزرگان کرام کے تبحّر علمی سے نہیں ہے بلکہ ان روایات سے ہے جو کسی نہ کسی طرح مجموعہ احادیث میں راہ پا گئی ہیں اور کسی قابلِ صد احترام بزرگ نے ان روایات کے منطقی نتائج پر توجہ نہیں فرمائی"[1] اس عبارت کے بعد یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کسی کی ذات کو مجروح نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ وہ رواج پا جانے والی من گھڑت روایات کا ردّ بلیغ کرنا چاہتے ہیں، جن سے امت کو فکری و اعتقادی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ضعیف اور من گھڑت واقعات

اس کے مؤلف حافظ محمد انور زاہد صاحب ہیں۔ یہ کتاب چار مجلدات میں ہے۔ جسے نعمانی کتب خانہ لاہور نے شائع کیا ہے۔ حافظ انور نے اس کتاب میں ابن سعد کی طبقات، حافظ ذہبی کی میزان الاعتدال، ناصر الدین البانی کی سلسلۃ احادیث ضعیفہ، اور الخصائص الکبریٰ جیسی معروف کتب حدیث سے ضعیف اور موضوع روایات کو اخذ کر کے ان کا ترجمہ کر کے مرتب کیا ہے ۔کتاب کے عنوان پر غور کرنے سے یہ عنوان اصولی طور پر یہ درست معلوم نہیں ہوتا، وہ اس لیے کہ ضعیف اور من گھڑت میں بہت فرق ہے۔ ضعیف تو مقبول ہے اگر ضعف اس

قدر شدید نہ ہو کہ وضع تک پہنچ جائے۔اور من گھڑت وہ روایت ہے جو عقائد،احکام اور فضائل کسی بھی معاملہ میں قابلِ قبول نہیں دونوں قسم کی روایات کو ایک جگہ جمع کرنا ذخیرہ حدیث کو مشکوک بنانے کے علاوہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ اگر مولف کی طرف سے فقط موضوع واقعات کی جمع آوری کا کام ہوتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔کتاب کی فہرست پر طائرانہ نظر دوڑانے سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ معروف واقعات میں شاید ہی کوئی واقعہ چھوڑا ہو گا۔اکثر واقعات کے بعد لفظِ ضعیف لکھنے پر ہی مصنف نے اکتفا کیا ہے۔

احادیثِ ضعیفہ کا مجموعہ

بنیادی طور پر یہ علامہ ناصر الدین البانی کی عربی تصنیف" سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة وآثارہا السيئة فی الأمة " کا اردو ترجمہ ہے۔جس پر ترجمہ کا کام مولانا محمد صادق خلیل نے کیا جبکہ تحقیق کا کام عبد الحفیظ مدنی نے کیا۔یہ مترجم کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔جسے مکتبہ محمدیہ لاہور نے شائع کیا۔کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں مبادیاتِ حدیث کے ساتھ ساتھ صحابہ و تابعین کے نزدیک اسناد کی اہمیت پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة و الموضوعة میں علامہ البانی نے صحیحین کے علاوہ سنن اربعہ اور دیگر کتب حدیث میں سے احادیث کو تلاش کر کے ان کو پر کھا ہے اور ان کی تحقیق کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا۔ اسی طرح انہوں نے جرح وتعدیل کے قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے ان پر ضعیف اور موضوع ہونے کا حکم بھی لگایا ہے۔مصنف نے اپنی تالیف کا نام "سلسلة الاحاديث الضعيفة و الموضوعة "رکھا تھا۔لیکن مترجم نے اس کے ترجمہ کا نام "احادیث ضعیفہ کا مجموعہ"رکھ کر شاید یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ موضوع اور ضعیف میں کوئی فرق نہیں۔جبکہ اگر ماضی کی طرف نظر دوڑائی جائے تو موضوعات پر علیحدہ کتب لکھنے کا رواج تھا،ان میں ضعیف کو خلط کرنے کا رواج ماضی قریب میں ہی شروع ہوا۔فاضل مترجم نے ترجمہ بالکل سلیس اور آسان کیا ہے جبکہ اس میں مزید اضافہ وغیرہ کوئی نہیں کیا گیا۔مقدمہ بھی علّامہ البانی کا ہی تحریر کردہ ہے۔

حدیثِ موضوع اور اس کے مراجع

یہ مولانا اکرم رحمانی کی مختصر مگر جامع تصنیف ہے جس میں من گھڑت روایات کے متعلق علمی مباحث موجود ہیں۔یہ کتاب ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد نے شائع کی۔اس میں درج ذیل موضوعات پر زیادہ زور دیا گیا:

- موضوع حدیث کی روایت
- وضّاعین کا حکم
- صوفیہ کی جہالت

- وضع کی ابتداء اور اس کے اسباب

شیعہ ،خوارج اور زنادقہ نے جو روایات ایک دوسرے کی مخالفت میں وضع کیں۔ ان کو بھی دلائل کے ساتھ مولانا نے لکھا ہے۔ وضاعین اور کذّابین کی فہرست درج کی ہے نیز ان کتب کا ذکر بھی کیا ہے جن میں کثرت سے موضوع روایات موجود ہیں، تاکہ امّت ان کے مطالعہ سے دور رہے۔ اس طرح کی کل ۲۲ کتب کا ذکر کیا ہے۔ اسلاف نے اسناد کے فروغ میں جو اہم کردار ادا کیا اس پر تفصیلی بحث اس کتاب کا حصہ ہے۔ بعض مقامات پر سخت الفاظ کا استعمال ہے جن سے قدرے جانبدارانہ روّیے کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک عنوان قائم کیا "صوفیہ کی جہالت" اب ایک عمومی سا جملہ جمیع صوفیہ کی نمائندگی کر رہا ہے۔ جبکہ ایسا نہیں ہے کہ تمام صوفیہ حدیث و اصولِ حدیث سے جاہل ہوں۔ مولانا نے اس عنوان کی تمہید میں صوفیہ کے بارے میں لکھا کہ ان کے ہاں ترغیب و ترہیب وغیرہ میں موضوع روایت کو بیان کرنا جائز ہے، اور اس مد میں دلیل یا مثال کے طور پر علامہ ابن حجر عسقلانی (م:۸۵۲ھ) کی اس عبارت کا حوالہ دیا ہے جو انہوں نے کرامیہ کے ردّ میں لکھی۔[2] اس کتاب میں مصنف کے فکری رجحان اور نظریات کے اثرات واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ بہر حال یہ اپنے موضوع پر اردو میں ایک کاوش ہے۔

موضوع اور منکر روایات

یہ مولانا ڈاکٹر سیّد سعید احسن عابدی کی تصنیف ہے جو دو مجلدات پر مشتمل ہے اس میں انہوں ضعیف حدیث کی دو اقسام یعنی منکر اور موضوع کو جمع کیا ہے۔ یہ کتاب مکتبہ قدوسیہ لاہور سے ۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی۔ پہلے باب میں وہ سب عنوانات موجود ہیں جن کا ذکر عموماً سب مصنفین کرتے ہیں، یعنی موضوع کی پہچان، وضاعین کی اقسام نیز من گھڑت باتوں کو پھیلانے والوں کے بارے میں وعیدوں کا تذکرہ وغیرہ۔ دوسرے باب میں قریباً تمام مصطلحاتِ حدیث کا ذکر ہے۔ بابِ سوم میں عقائد و ایمانیات سے متعلق عنوانات قائم کر کے روایات درج کی ہیں ان میں سے کسی کو منکر اور کسی کو موضوع قرار دیا ہے۔ آپ پہلے روایت درج کرتے ہیں اور اس کے بعد اس پر متاخرین و متقدمین کا کلام پیش کرتے ہیں اور علّامہ البانی سے کافی زیادہ متاثر دکھائی دیتے ہیں۔ باب چہارم میں عبادات اور پنجم میں سیرت سے متعلق کچھ عنوانات ہیں۔ باب ششم میں انبیاء کرام، صحابہ کرام اور صلحاء کے متعلق وضع کردہ روایات کا ذکر ہے۔ مجموعی طور پر مصنف کے منتخب کردہ عنوانات کا طائرانہ جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصنف اپنے فکری رجحان و مسلک سے مغلوب دکھائی دیتے ہیں۔ موضوع اور منکر کو ملا کر کتاب لکھنے کا یہ رجحان انفرادیت کا حامل ہے، اسلاف میں شاید آج تک کسی نے اس طرز پر کتاب نہ لکھی ہو۔

مستقل موضوع روایات پر الگ سے کتاب اس لیے ہونی چاہیے کہ اس کا حکم سب اقسامِ حدیث سے بالکل جدا ہے اور یہ کسی بھی طرح قابلِ قبول نہیں ہیں۔

ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت

مولانا غازی عزیر مبارکپوری کی یہ تصنیف فاروقی کتب خانہ ملتان نے شائع کی۔ یہ کتاب خالص علمی موضوع پر ہے۔ جس میں مولانا نے حدیث ضعیف پر طویل علمی کلام کیا ہے اور کتاب کا اکثر حصہ فضائل وغیرہ میں ضعیف احادیث کے مقبول نہ ہونے سے متعلق ہے۔ کتاب میں کہیں کہیں موضوع روایت کے احکام و مسائل سے متعلق گفتگو بھی مل جاتی ہے۔ کچھ عنوانات جن کا تعلق من گھڑت روایات سے ہے، کی فہرست دی جاتی ہے:

- قول "ھذا حدیث غیر صحیح "سے مراد نفس الامر میں حدیث کا کذب ہونا نہیں ہوتا۔
- غیر صحیح اور موضوع میں فرق
- ضعیف و موضوع روایات کی مشکلات کے حل کا تکلّف نہ کیا جائے۔

کتاب میں زیادہ مواد ضعیف حدیث کے متعلق ہے اور اس بات کو ثابت کرنے کے لیے ۲۲۶ صفحات صرف کیے گئے ہیں کہ ضعیف پر عمل درست نہیں خواہ اس کا تعلق فضائلِ اعمال کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ مصنف اس کو ان اصولی مسائل میں شمار کرتے ہیں جن میں محدّثین کرام کے درمیان نزاع پایا جاتا ہے۔

موضوع حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

"جب کوئی محدّث "ھذا حدیث غیر صحیح" کہے تو اس کا معنٰی یہ ہوتا ہے کہ اس کی سند شرطِ مذکور کے مطابق صحیح نہیں۔ اس قول کا ہر گز مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الامر میں کذب ہے، کیونکہ کاذب راوی کے صدق اور کثیر الخطاء راوی کی اصابت کا امکان باقی رہتا ہے"[3]

ظاہر ہے کہ یہ معاملہ اجتہادی ہے جس کی وجہ سے یہ امکان باقی رہتا ہے۔

موضوع احادیث سے بچیے

مفتی سعید احمد قاسمی مجادری کی یہ کتاب ۳۰۳ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے جس کا دوسرا ایڈیشن ادارۃ الصدیق ڈابھیل گجرات سے ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا۔ کتاب کے عنوان سے معلوم ہو رہا ہے کہ مصنف کا ہدف لوگوں کو من گھڑت روایات سے بچانا ہے۔ انتہائی سلیس زبان و بیان اختیار کیا گیا۔ مصنف نے کتاب کے آغاز میں وحی کے متعلق وسیع مباحث درج کی ہیں اور روایتِ حدیث کے معاملہ میں صحابہ کرام کی احتیاطوں سے متعلق کثیر واقعات نقل کیے ہیں۔ بعد ازاں وضعِ حدیث کے آغاز و ارتقاء پر تفصیلی کلام کیا۔ ابتدائی حصہ کے آخر میں معرفتِ وضع کے

طریقے، مقاصدِ وضع وغیرہ جیسے عنوانات پر مع امثلہ روشنی ڈالی۔ وضعِ حدیث پر وعیدیں، اور اس عنوان پر دیگر احکام وہدایات پر وسیع کلام کیا۔ علامہ مجادری اپنے مخالف نکتہ نظر کے لوگوں سے نرم لہجہ میں بات نہیں کرتے بلکہ انہیں سخت طریقے سے تنبیہ کرتے ہیں۔ عدم تقلید کے قائلین کو اس سلسلہ میں افراط و تفریط کا شکار قرار دیا اور محدّث البانی کے متعلق ایسی تحریر لکھی کہ گویا مصنف اُن کو عالم بھی ماننے کو تیّار نہیں۔4 جو یقینا علمی رویہ کا آئینہ دار نہیں ہے۔ اور علمی و تحقیقی کام کی شان بڑھاتا نہیں بلکہ کم کرتا ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک وسیع باب "الموضوعات المروّجۃ" کے نام سے باندھا۔ جس میں اُن روایات کا ذکر ہے جو من گھڑت ہیں اور رواج پکڑ گئی ہیں۔ اس عنوان پر اردو میں یہ ایک عام فہم کتاب ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی کا من گھڑت روایات پر تعاقب

یہ مولانا مفتی طارق امیر خان کی کتاب ہے۔ جسے مکتبہ عمر فاروق کراچی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب پر تقریظ مولانا محمد سلیم اللہ خان مرحوم کی ہے۔ اس کتاب میں مفتی صاحب نے مولانا اشرف علی تھانوی کی کتب سے نہایت عرق ریزی سے من گھڑت واقعات و روایات کے متعلق مواد جمع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے کل ۸۴ روایات جمع کیں ہیں جن کو مولانا اشرف تھانوی صاحب نے کسی نہ کسی کتاب میں موضوع قرار دیا ہے۔ پوری کتاب دو فصول پر مشتمل ہے، پہلی فصل میں مولانا نے متفرق طور پر جو اصول وضوابط بیان کیے تھے جن کا تعلق موضوع اور من گھڑت روایات یا ان کے احکام وغیرہ سے تھا، کو جمع کیا ہے دوسری فصل میں ۸۴ من گھڑت روایات کو مع تفصیلات جمع کیا ہے۔

مؤلف سبب تالیف میں لکھتے ہیں:

"علماء پاک وہند نے من گھڑت روایات کے تعاقب میں مثالی خدمات انجام دی ہیں، ان میں حضرت حکیم الامت کی مساعی جمیلہ ممتاز حیثیت کی حامل ہیں، آپ کی انہیں کاوشوں میں یہ درخشاں پہلو بھی ہے کہ آپ نے اپنے زمانے میں موجود عام وخاص افراد میں فرامینِ سیّد السنن کی اہمیت پر پہلو سے اجاگر کی، اور اپنے زمانے میں موجود ایسے عوامل کا سدّ باب بجا طور پر کیا جن سے ارشاداتِ رسالت مجروح ہو سکتے ہیں، ایسے گوشوں کی نشاندہی کی جہاں سے اسلامی روایتی دستاویزات متاثر ہو سکتی ہیں"5

موضوع روایات کی تحقیق کے حوالے سے برّصغیر کے تمام محققین کا نکتہ نظر قریباً ایک جیسا دکھائی دیتا ہے۔ غلط رسوم ورواج جن سے شرع کی مخالفت لازم آتی ہے وہ مولانا اشرف تھانوی صاحب کے ہاں بھی مذموم شمار ہوتے ہیں اور مولانا احمد رضا بھی ان کی تردید میں پس وپیش سے کام نہیں لیتے۔ من گھڑت روایات پر مشتمل مباحث کا

مطالعہ و تقابل کرنے سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ برّصغیر کے علماء کا اس سلسلہ میں کوئی واضح اختلاف سامنے نہیں آیا۔

مولانا محمد یونس جونپوری کا من گھڑت روایات پر تعاقب

یہ بھی مفتی طارق امیر کی ہی کتاب ہے۔ جسے مکتبہ عمر فاروق کراچی نے شائع کیا۔ اس میں مفتی صاحب نے مولانا محمد یونس جونپوری مرحوم کی متفرق کتابوں سے وہ روایات جمع کی ہیں جن کو انہوں نے من گھڑت یا بے اصل قرار دیا ہے۔ ایسی ۹۰ روایات کا ذکر اس کتاب میں کیا گیا ہے۔ کتاب دو فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں مولانا محمد یونس جونپوری کے بیان کردہ وہ اصول و ضوابط درج ہیں جو انہوں نے موضوع روایات کے متعلق بیان کیے ہیں۔ جبکہ دوسری فصل میں ۹۰ روایات بیان ہوئی ہیں جو مولانا محمد یونس جونپوری کے نزدیک من گھڑت یا بے اصل ہیں۔ مفتی طارق امیر نے مولانا اشرف تھانوی صاحب کے حوالے سے جو کتاب لکھی ہے اسی طرز پر اسے لکھا۔ لیکن اس کی ضخامت زیادہ ہے اور علمی ابحاث اس میں کثرت سے ہیں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال بکثرت ہیں۔

المجموعۃ فی الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ

یہ ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف کی کتاب ہے۔ جسے دار القرآن والسنۃ مردان نے شائع کیا۔ اپنے معاصرین میں اس عنوان پر اردو زبان میں سراج الاسلام صاحب کا کام نہایت وقیع ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک وسیع مقدمہ ہے جو ۱۱۰ صفحات پر محیط ہے۔ جس میں درج ذیل مباحث پر عمدہ بحث موجود ہے:

- موضوع روایات بیان کرنے کا گناہ
- واضعینِ حدیث کی قسمیں: اس ضمن میں آپ نے ۱۴ قسمیں ذکر کی ہیں۔
- جعل سازی جاننے کے ذرائع: آپ نے معرفتِ وضع کے ۱۵ ذرائع بیان کیے ہیں۔
- موضوع روایات پر مشتمل کتابیں
- دورِ حاضر میں موضوع روایات پھیلانے کے ذرائع
- تاریخِ وضع احادیث

شاید اس قدر وسیع معلومات پر مشتمل مقدمہ کسی اردو کتاب میں نہیں ہے۔

مقدمہ کے بعد الفبائی ترتیب سے موضوع روایات بیان کی ہیں۔ ایک روایت ذکر کرتے ہیں پھر اس روایت کے رواۃ پر مفصّل گفتگو کرتے ہیں اور ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال کی روشنی میں اس روایت کی وضعیت کو واضح کر

دیتے ہیں۔ اس کتاب میں موضوع اور ضعیف روایات دونوں کو یکجا بیان کیا گیا ہے۔ مناسب یہ تھا کہ موضوع الگ بیان ہوتیں کیونکہ موضوع تو کسی مقصد کے لیے بھی استعمال نہیں ہو سکتیں جبکہ ضعیف کچھ معاملات میں قابلِ قبول ہے اور کثرتِ طرق سے حسن کے درجہ کو بھی پہنچ جاتی ہے۔ کل ۹۲۷ روایات کا مجموعہ ہے۔ مثال کی طور پر ایک روایت درج کی جاتی ہے: ۴۰۹ نمبر روایت میں لکھا:

"العلم علمان : علم الادیان و علم الابدان"

"علم حقیقت میں دو ہیں: دین کا علم اور طب کا علم"

امام صنعانی، امام طیبی، امام شوکانی، اور ملّا علی قاری سب بیک زبان اسے موضوع کہتے ہیں۔[6] پوری کتاب میں آپ کا یہی اسلوب ہے۔ ایک اور اہم کام جو ڈاکٹر صاحب نے کیا کہ ساری کتاب میں جا بجا تعلیقات و حواشی لگائے جس میں ائمہ کرام اور محدّثین کے حالات زندگی وغیرہ حوالہ جات کے ساتھ درج کیے ہیں، جس کی بدولت یہ کتاب محققین کے لیے نہایت عمدہ کاوش کے طور پر سامنے آئی ہے۔

ضعیف حدیثیں تعارف اور احکام

یہ کتاب بنیادی طور پر اسلامی فقہ اکیڈمی کے گیارہویں فقہی سیمینار میں پیش ہونے والے مقالات پر مشتمل ہے جو کہ اپریل ۱۹۹۹ء میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایک موضوع "احادیث ضعیفہ" کے نام سے رکھا گیا۔ کتاب کے شروع میں اکیڈمی کا فیصلہ درج کیا گیا جس میں پورے سیمینار کے نتائج موجود ہیں۔ پوری کتاب کے تین ابواب ہیں۔ پہلے باب میں تمہیدی امور، دوسرے باب میں تفصیلی مقالات اور تیسرے میں مختصر تحریریں ہیں۔ ان تحریروں میں زیادہ تر کلام ضعیف حدیث پر کیا گیا ہے جبکہ ایک مقالہ موضوع روایات کے متعلق احکام پر مشتمل ہے۔ جس میں نفسِ مسئلہ کو نہایت آسان پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ مقالہ نگار موضوع کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" کذّاب اور متہم بالکذب راوی کی من گھڑت و بناوٹی حدیث جو احکام شرعیہ اور کتب منقولہ فی الاسلام کے خلاف ہو اس کو موضوع کہتے ہیں"[7]

تعریف میں عمدہ انداز میں بہت سی مباحث کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں موجود تمام مقالات اچھی تحریروں پر مشتمل ہیں۔

فتنہ وضع حدیث اور موضوع احادیث کی پہچان

یہ مولانا محمد سعود عالم قاسمی کی کتاب ہے۔ جو ہندوستان کی معروف علمی شخصیت ہیں۔ کتاب کو ایک سے زائد کتب خانوں نے پاکستان میں شائع کیا۔ اس کی مشہور اشاعت اہلحدیث ٹرسٹ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کراچی کی ہے۔ اس کتاب میں قاسمی صاحب نے فتنہ وضع اور معرفتِ وضع پر عمدہ کلام کیا ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں موضوع روایات کے متعلق فکر انگیز گفتگو کی گئی ہے اور اس عنوان کو سنجیدگی سے سمجھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جبکہ پہلے باب میں حدیث کی تعریف اور مبادیات وغیرہ کے متعلق کلام ہے۔ دوسرے باب میں موضوع روایت کی ابتداء، اسباب اور محرّکات پر بحث کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں موضوع کی پہچان اور محدّثین کی خدمات کا ذکر ہے۔ جبکہ چوتھے باب میں ابواب بندی کر کے موضوع روایات پر بات کی گئی ہے۔

- عقائد سے متعلق موضوع روایات
- عبادات سے متعلق موضوع روایات
- نبی کریم سے متعلق موضوع روایات
- انبیاء کرام سے متعلق موضوع روایات
- صحابہ کرام اور اولیاء سے متعلق موضوع روایات
- علم اور علماء سے متعلق موضوع روایات
- اخلاق و آداب سے متعلق موضوع روایات
- زہد و تصوّف سے متعلق موضوع روایات
- عورتوں سے متعلق موضوع روایات
- کھانے پینے سے متعلق موضوع روایات
- امراض و علاج سے متعلق موضوع روایات
- ایّام و مقامات سے متعلق موضوع روایات
- والدین سے متعلق موضوع روایات
- متفرق موضوع روایات

کتاب مختصر مگر جامع ہے۔ کل ۱۸۱ صفحات ہیں جن میں ۸۹ مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ایک مقام پر مصنف نصیحت آموز لہجہ میں کہتے ہیں:

" صحیح اور غلط کی پہچان سے محروم رہ کر اگر ہم نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت، عقیدت، اور طلب ہدایت کے لیے ہی سہی جھوٹی سچی احادیث کو سننا اور ان پر عمل شروع کر دیا تو صراطِ مستقیم سے دور جا پڑیں گے "[8]

مصنف نے اس عنوان پر متقدمین و متاخرین کی ۲۹ عربی کتب کا ذکر کیا اور یہ شکوہ کیا کہ اردو زبان میں اس پر بہت کم مواد ہے۔[9] یہ اردو زبان میں موضوع روایت کی مبادیات کو سمجھنے کے لیے ایک آسان اور عام فہم کتاب ہے۔

فتنہ انکارِ حدیث

یہ مولانا محمد زمان کلاچوی کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے منکرینِ حدیث کے شبہات کی تردید کی ہے۔ منکرینِ حدیث کے جملہ اعتراضات میں سے ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ محدّثین عظام روایات وضع کرتے تھے۔ اس اعتراض کے جواب میں ایک پوری تصنیف تحریر کی گئی۔ اس کتاب میں درج ذیل تین عنوانات نہایت اہمیت کے حامل ہیں:

- قدماء محدّثین پر وضعِ حدیث کا غلط الزام
- وضعِ حدیث اور روایتِ حدیثِ موضوع کا حکم
- دلائل وضعِ حدیث اور ان کے جوابات

کل ۶۹ صفحات کا یہ مختصر رسالہ انکارِ حدیث کے فتنہ کو سمجھنے اور اعتراضات کے جواب کے لیے اہم کاوش ہے۔ اس میں ایک اہم عنوان جس پر اردو میں لکھی ہوئی کتابوں میں مواد عام طور پر بہت قلیل ملتا ہے، وہ ہے واضع کی توبہ کے متعلق۔ آپ نے ابن الصّلاح وغیرہ کے حوالے سے لکھا کہ ایسے شخص کے توبہ کر لینے کے بعد بھی روایت نہیں لی جاسکتی۔ علّامہ تمنّا عمادی کے کتب حدیث پر اعتراضات کی حقیقت اور ان کے تسلّی بخش جوابات اسی کتاب کا حصہ ہیں۔[10] پوری کتاب نہایت مدلل انداز میں تحریر ہوئی ہے۔

ضعیف اور موضوع روایات

یہ مولانا یحیٰی گوندلوی صاحب کی تصنیف ہے۔ جسے مکتبہ بیت السلام ریاض نے شائع کیا۔ جو پانچ سو چوالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے شروع میں ایک وسیع مقدمہ ہے جس میں موضوع روایت کی تمام تر مبادیات موجود ہیں۔ وضع کا آغاز، اسباب وضع اور موضوعات کی شناخت پر عمدہ کلام کیا گیا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر اس کتاب میں مصنف اپنے مسلکی اور فکری رجحان کے مغلوب تاثر کے رنگ میں رنگے دکھائی دیتے ہیں جس سے اس کتاب کی عمومی افادیت میں بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ اگر اس کتاب میں غیر جانبدارانہ تحقیقی رنگ غالب

ہوتا تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔اور اس کا مطالعہ کرنے والوں اور اس سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد بھی یقیناً بہت زیادہ ہوتی۔

غیر معتبر روایات کا فنی جائزہ

یہ مولانا طارق امیر خان کی تصنیف ہے جو زمزم پبلشرز کراچی سے ۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی۔ عربی زبان میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں مگر طارق امیر خان نے اس موضوع پر اردو زبان میں ایک مجموعہ مرتب کیا ہے جس میں برصغیر پاک وہند میں زبان زدعام وخواص اٹھائیس(28) غیر معتبر روایات کا فنی طور پر جائزہ لیا ہے کتاب کے مقدمے میں برصغیر پاک وہند میں موضوع و من گھڑت روایات اسباب و عوامل، اوران روایات کے سدّباب کے لئے علمائے برصغیر کی خدمات کے منہج واسلوب پر روشنی ڈالی گئی ہے وہ روایات جو اس کتاب میں زیر بحث ہے ان کی تحقیق پیش کی گئی ہے اس میں چار بنیادی امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ روایات کے بنیادی مصادر و مراجع، نفس حدیث پر ائمہ حدیث کا کلام، روایت کے متکلم فیہ کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال، روایت کا فنی حکم اور اگر روایت کے شاہد ہیں تو ساتھ ان کا حکم بھی بیان کیا گیا ہے جب کہ ان کا خلاصہ ہر حدیث کے ابتداء میں دے دیا گیا ہے تاکہ آئندہ کی تفصیلات کو سمجھنا آسان ہو اس کے علاوہ ضعیف حدیث پر عمل کے جواز کی "شرائط ثلاثہ" کا تاریخی پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔

امیر خان نے تحقیق کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے مقدمہ میں لکھا ہے اپنے گردوپیش پھیلی ہوئی مشہور روایاتوں کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا ان روایات میں سے ایسی ۲۸ روایات کا تعین کیا جو درجہ کے اعتبار سے ساقط ہیں یہ ۲۸ روایات کا مجموعہ تین قسم کی روایات پر مشتمل ہے:

۱۔ من گھڑت روایات

۲۔ بے سند روایات

۳۔ ضعف شدید پر مشتمل روایات

آپ دوران تحقیق نتائج میں ان تینوں اقسام کا مشاہدہ کریں گے اور فن اصول کے مطابق یہ تینوں اقسام نوعیاتی فرق رکھتی ہیں البتہ ان تینوں اقسام کو آپ ﷺ کے انتساب سے بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ جن ۲۸ روایات پر بحث کی گئی ہے ان کی اجمالی فہرست کتاب میں تین جگہ آتی ہے ایک کتاب کے ابتداء میں دوسرا مقدمے میں اور تیسرا روایات کے مختصر واجمالی حکم کے بیان میں بھی موجود ہے جب کہ کتاب کے مضامیں کی تفصیلی فہرست موجود نہیں ہے اگر اس کتاب میں اجمالی کی بجائے تفصیلی فہرست شامل کی جائے تو مضامین کو دیکھنے اور سمجھنے میں آسانی ملے گی۔ اس کتاب کے حصہ اول کی ۲۸، دوم کی ۹۴ اور سوم کی ۶۸ روایات اس طرح مرتب کی گئی ہے کہ

پہلے روایات پھر اس کا حکم آخر میں جن ائمہ نے اسے من گھڑت بے اصل اور مجروح قرار دیا ہے ان کے صرف نام لکھے گئے ہیں حاشیہ میں ان اقوال کے حوالہ جات بھی ہیں۔ کتاب کے آخر میں جو روایات زیر بحث ہیں ان کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو پوری کتاب کا خلاصہ ہے اگر کسی روایات کا حکم صرف معلوم کرنا ہو تو کتاب کے آخر میں اجمالی فہرست دیکھنے سے آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ کتاب میں سلیم اللہ خان اور انور البشر کی تقاریظ کو بھی شامل کیا گیا ہے طارق امیر خان نے حفاظت حدیث اور زبان زد عوام وخواص و من گھڑت روایات کی تحقیق کے حوالے سے اور غیر معتبر روایات کے نام سے نہایت عمدہ مواد جمع کیا ہے یہ کتاب عوام وخواص کے لیے مفید کاوش ہے۔

حاصل کلام

علمائے برصغیر نے موضوع روایات کے بارے میں جہاں عربی زبان میں وقیع کتب ورسائل تحریر کیے ہیں۔ وہیں انہوں نے اردو زبان میں بھی خدمات سر انجام دی ہیں۔ اردو میں مستقل کتب بھی تحریر کی گئی ہیں اور عربی زبان سے اردو میں ترجمہ بھی کی گئی ہیں۔ مقالہ ہذا میں پندرہ اردو کتب کا مطالعہ وجائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک کتاب (حافظ محمد انور زاہد کی) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی کی کتاب تین جلدوں میں ترجمہ ہوئی۔ اور مولانا ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی کی تصنیف دو جلدوں کی حامل ہے۔ جبکہ دیگر کتب ایک ہی جلد پر مشتمل ہیں۔ ان کتب میں موضوع روایات کے تعارف وجائزہ کے ساتھ ساتھ اس موضوع سے متعلقہ دقیق اور اہم مباحث کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ اسی طرح ان کتب میں موضوع روایات کو بھی مختلف عناوین کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتب بلاشبہ قاری کو موضوع روایات کے آغاز وارتقاء، انکی جانچ پڑتال اور اس حوالے سے مسلمان علماء کی مساعی سے متعارف کرواتی ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ کتب وذخائر احادیث میں درآئی موضوع روایات کی بھی پہچان کرا دیتی ہیں۔ ان روایات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ہاں متعدد کتب اور اسی طرح خطباء وواعظین کی گفتگوؤں میں بہت ساری موضوع روایات مستند احادیث کے طور پر ذکر یا پیش کی جاتی ہیں۔ اس اعتبار سے اس ذخیرہ کتب کے مطالعہ کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ کہ انکا مطالعہ کر کے بہت ساری موضوع روایات کے تذکرے کا سلسلہ بند کیا جانا چاہیئے۔ حدیث واصول حدیث کی بہت ساری فنی مباحث بھی ان کتب میں مذکور ہیں۔ اردو زبان میں موضوع روایات سے متعلقہ اس وسیع ذخیرہ کی موجودگی پر برصغیر پاک وہند کے علماء تحسین کے قابل ہیں۔ موضوع روایات کے عنوان سے اردو میں تحقیق کے متلاشی اس ذخیرہ کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

حوالہ جات

[1] غلام مصطفیٰ، ملک، رسولِ عظیم اور روایاتِ سقیم (فیصل آباد: ملک سنز، ۱۹۸۵ء)، ص ا

Ghulam *Muṣṭafā* Malik, Rasūl e Azeem aur riwayat e saqeem(Faisalabad:Malik sons,1985)

[2] اکرم رحمانی، مولانا، حدیثِ موضوع اور اس کے مراجع (لائل پور: ادارہ علوم اثریہ، س ن)، ص ا

Akram Rehmanī, Mawlānā , *Hadith e maudhu' aur uss k marajay*(loyal pur:Idara Uloom e Asriya), 11

[3] غازی عزیر، ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت (ملتان: فاروقی کتب خانہ، س ن)، ص ۲۳

Ghází Uzair, Dhaif Ahadith ke marfat aur unke sharai haisyiat (Multan:Farooqī kutb khā na), 23

[4] مجادری، سعید احمد، موضوع احادیث سے بچیئے (ڈابھیل گجرات: ادارۃ الصدیق، ۲۰۱۴ء)، ص ۱۵۸-۱۶۳

Mujādri,Saeed Ahmed,*Maudhu Ahadith se bacheay* (Dabhaihl Gujrat: Idāra Siddique,2014),158-163

[5] طارق امیر، مفتی، مولانا اشرف علی تھانوی کا من گھڑت روایات پر تعاقب (کراچی: مکتبہ عمر فاروق، ۲۰۱۸ء)، ص ۱۶

Tāriq Amīr,Mufti, Mawlānā *Ashraf Ali Thanvī ka mun gharhat riwayāt pr ta'āqub*(Karachi: Maktba Umer Farooq,2018) , 16

[6] سراج الاسلام حنیف، ڈاکٹر، المجموعۃ فی الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ (مردان: دار القرآن والسنّۃ، ۲۰۱۳ء)، ص ۴۶۷

Sirāj ul Islam Hanīf,Dr, Almajmua fil ahadith al-dhaifah wal maudhua(Mardan:Darul Quran wal Sunnah,2013),467

[7] شیر علی، مولانا، حدیث ضعیف پر عمل کی تفصیل اور گنجائش کا مسئلہ، مشمولہ ضعیف حدثیں، (لاہور: مکتبہ قاسم العلوم، س ن)، ص ۲۳۱

Sher Ali, Mawlānā,Hadith e dhaif pr amal ke tafseel aur gunjaish ka mas'ala,mashmula dhaif hadithain(Lahore:Maktaba qasim ul uloom),231

[8] سعود عالم، قاسمی، فتنہ وضعِ حدیث اور موضوع احادیث کی پہچان، (کراچی: اہلِ حدیث ٹرسٹ، س ن)، ص ۱۰

Saud Alam,Qāsmi,Fitna wadha e Hadith aur maudhu ahadith ke pehchan(Karachi:Ahl e Hadith trust),10

[9] ایضاً، ص ۱۳

Ibid,13

[10] کلاچوی، محمد زمان، فتنہ انکارِ حدیث، (نوشہرہ: القاسم اکیڈمی، ۲۰۰۶ء)، ص ۳۴

Kalāchvi,Muhammad Zaman, Fitna inkaar e Hadith(Naushehra:Al-qasim Academy.2006),34